سوال

(539) حق مہر میں مرد کا اور چھوٹی لڑکی کا حق؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت انتقال کرنے سے پیشتر وصیت کرگئی۔ کہ میرا مہر میرے والد کو دینا کیا اس کے مہر میں مرد کا اوراس کی ایک موجودہ چھوٹی لڑکی کا حق نہیں ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصیت مذکورہ غلط ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ وارث کےلئے وصیت جائز نہیں۔ ماں کی چھٹا حصہ۔ خاوند کا چوتھا اور لڑکی کو نصف ملے گا۔ تقسیم ہوگی گیارہ عدد حصص سے جن میں 6 لڑکی کے تین مرد کے اور 2 ماں کے۔

دریافت

اہلحدیث میں بجواب نمبر 54 (مذکورہ بالا) آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ ماں کو چھٹا خاوند کو چوتھا لڑکی کو نصف حصہ اوراس کے بعد آپ نے گیارہ سے تقسیم کرنے کرلکھا ہے۔ سو گیارہ کے نصف 1 بٹہ 53 ہوتے ہیں۔ آپ نے 6 حصے لڑکی کو کیسے دلائے کیا لڑکی کو 6 حصے دینے سے اور کسی کی حق تلفی تو نہ ہوگی۔ اور گیارہ حصہ کی کیا ضرورت ہے اس کو آپ قرآن وحدیث سے مدلل فرمایئے۔

جواب۔ ایسے مسئلہ کو علم میراث میں ردیہ کہتے ہیں۔ اس کی تقسیم اسی طرح ہوتی ہے۔ کہنے میں ہی آتا ہے۔ کہ لڑکی کو نصف خاوند کو چوتھائی مگر دراصل اس کے کچھ زائد ہوتا ہے۔ اہل علم اس کی وجہ جانتے ہیں العم اعند اللہ۔ (اہلحدیث 9 جمادی الاخری 1339 ہجری)

تشریح

اس کی تشریح مطابق بیان (1) سراجی یوں ہے۔ زوج ایک بٹہ چار بنت 9 ام 3 سولہ سے مسئلہ کیا جائے چار شوہر کو 9 لڑکی کو 3 ماں کو دیا جائے۔ (عبدالرحمان بجوادی)

1۔ تشریح۔ مطابق سراجی اس قول کی بنا پر جوزوجین کے رد کے قائل نہیں ہیں میں نے لکھی ہے مگر حقیقت میں زوجین کے رد کا کوئی مانع نہیں ہے۔ اگر رد کا مسئلہ صحیح ہے۔ توزوجین پر بھی صحیح ہے۔ مولانا مرحوم کے جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زوجین کے رد کے قائل تھے میں بھی اس سے موافقت کرتا ہوں۔ اس بناء پر مولانا کا مسئلہ اسے قائم کرنا صحیح ہے۔ (عبدالرحمٰن بجوادی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص497

محدث فتویٰ